



سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے

۴

اس غزل کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- نظم و نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر مصنف / شاعر کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- عبارت کو درست تلفظ، لب و لہجہ، اندازِ چارہاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- مختلف منظوم / منثور اصنافِ ادب پڑھ کر شعر / مصنفین کے طرزِ تحریر پر تبصرہ کر سکیں۔
- مختلف عبارات کی غرض و غایت اور ساخت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا مناسب اور محتاط موزانہ اور تبصرہ (استحسان و تنقید) کر سکیں۔
- غزل کی شاعری میں مطلع، مطلعِ ثانی اور مقطع کو شناخت کر سکیں اور ان کے استعمال کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- نظم / غزل کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیاں، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

پڑھیں



سلسلے توڑ گیا وہ سبھی جاتے جاتے

ورنہ اتنے تو مراسم تھے کہ آتے جاتے

شکوہِ ظلمتِ شب سے تو کہیں بہتر تھا

اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

کتنا آساں تھا ترے ہجر میں مرنا جاننا

پھر بھی اک عمر لگی جان سے جاتے جاتے

جشنِ مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی

پابجولاں ہی سہی ناپتے گاتے جاتے

اس کی وہ جانے اسے پاس وفا تھا کہ نہ تھا

تم فراز اپنی طرف سے تو نبھاتے جاتے

(خوابِ گل پریشاں)

احمد فراز کی پیدائش صوبہ خیبر پختون خوا کے شہر کوہاٹ میں ہوئی۔ اصل نام سید احمد شاہ تھا۔ اسلامیہ ہائی سکول پشاور سے میٹرک اور جامعہ پشاور سے ایم اے اردو اور ایم فارسی کا امتحان پاس کر کے اسلامیہ کالج پشاور میں لیکچرار کی حیثیت سے تدریس و تعلیم کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ریڈیو پاکستان، پاکستان نیشنل سنٹر، وزارت اطلاعات، اکادمی ادبیات پاکستان اور نیشنل بک فاؤنڈیشن جیسے سرکاری اداروں میں مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیں۔ احمد فراز کی ادبی خدمات کے صلے میں انھیں آدم جی ادبی ایوارڈ، فراق گورکھ پوری ایوارڈ (بھارت)، اہلسن ایوارڈ اور دیگر کئی سرکاری حکومتی ایوارڈز سے بھی نوازا گیا۔

احمد فراز آزادی اظہار کے قائل تھے اور اپنی شاعری کو غم دوراں اور غم جاناں کا ایک حسین احراج بنا کر پیش کیا۔ اپنی شاعری کے چمکے پن، کاٹ دار لب و لہجے کے باعث کئی بار قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں۔ نفسی، موسیقیت، تغزل، روانی، رومانیت، خیالات کی فراوانی اور نزاکت، سہل متبع، زندگی کے تلخ حقائق، تجربات اور مشاہدات کے بیان نے احمد فراز کی شاعری بالخصوص غزلیات کو جو قبولیت عام کا مرتبہ حاصل ہوا، وہ اردو شاعری میں کم ہی شاعروں کے حصے میں آسکا۔ احمد فراز کے کلام میں سرشاری، خود سپردگی، سوز و گداز، دکھ اور رنج کی کیفیات بھی غالب و کسائی دیتی ہیں۔ احمد فراز کا عشق جبر و فراق کی شدتوں، گہرائیوں اور گیرائیوں سے آشنا نظر آتا ہے۔ احمد فراز کے درد آشوب، تباہت، شب خون، میرے خواب ریزہ ریزہ، جاناں جاناں، اے آواز گلی کوچوں میں، سب آوازیں میری ہیں، پس انداز موسم، غزل بہانہ کروں، خواب گل پریشان ہے، اے عشق جنوں پیشہ ہیں۔

احمد فراز کے کلام میں شاعرانہ گفتگو کے ساتھ فکر اور سماجی نا انصافیوں اور ناہمواریوں میں موجود ہے۔

مشق



۱۔ شاعر کی تکنیک اور اسلوب پر مبنی درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

الف۔ غزل کے مطلع میں شاعر کو کیا شکوہ ہے؟ ب۔ شکوہ ظلمت شب سے بہتر کیا کام ہو سکتا ہے۔

ج۔ احمد فراز کو شاعری کی کس خوبی کی بنا پر شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔

د۔ رومانیت احمد فراز کی شاعری کا خاصا ہے، اس غزل میں سے رومانیت کے حوالے سے ایک شعر کا انتخاب کر کے لکھیں

و۔ احمد فراز نے اس غزل میں قافیہ ردیف سے جو صوتی آہنگ پیدا کیا ہے، اس کی وضاحت کریں۔

۲۔ احمد فراز کی غزل کے مطلع میں محبوب کی بے زخی کا شکوہ اور مقطع میں اپنی ذمہ داری کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان اشارات کی مدد سے

اس غزل کے مطلع اور مقطع کے فہم کا تجزیہ کرنے کی مشق کریں اور اپنی رائے دیں۔

۳۔ درج ذیل اشعار کو درست تلفظ، لب و لہجہ، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھیں

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا

اپنا حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

اس کی وہ جانے اسے پاس وفا تھا کہ نہ تھا

تم فراز اپنی طرف سے تو نبھاتے جاتے

۴۔ شامل نصاب غزل کے علاوہ احمد فراز کی ”اب کے تجدید عہد وفا کا نہیں امکان جانان“ والی غزل بھی پڑھیں اور ان کے طرزِ تحریر پر تبصرہ کرنے کی

مشق کریں۔ اس قافیہ ردیف کے تجربے اور تغزل کے حوالے سے استاد محترم / استانی صاحبہ سے بھی رہنمائی حاصل کریں

۵۔ احمد فراز کی پڑھی گئی شامل نصاب کے درج ذیل اشعار کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کرتے ہوئے متعلقہ حصے پر جزیات کے ساتھ تبصرہ کریں۔

کتنا آساں تھا تیرے ہجر میں مرنا جاناں
پھر بھی اک عمر لگی جان سے جاتے جاتے
جشنِ مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی
پابجولاں ہی کبھی ناچتے گاتے جاتے

۶۔ فیض احمد فیض اور احمد فراز نے غم جاناں اور غم دوراں کو اپنی شاعری میں اس طرح سمویا کہ اُن کی شاعری دونوں کا خوب صورت سنگم بن گئی۔ درج ذیل دونوں شعر اکا ایک ایک شعر دیا جا رہا ہے جس میں شعرا نے مشکل حالات میں بلند حوصلہ رہنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ان دونوں اشعار کو پڑھ کر غرض و غایت اور ساخت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا مناسب اور محتاط موازنہ اور تبصرہ (استعمال و تنقید) کرنے کی مشق کریں۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے، اس جاں کی تو کوئی بات نہیں

(فیض احمد فیض)

جشنِ مقتل ہی نہ برپا ہوا ورنہ ہم بھی
پابجولاں ہی کبھی ناچتے گاتے جاتے

(احمد فراز)

۷۔ درج ذیل اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں۔

سلسلے توڑ گیا وہ کبھی جاتے جاتے
ورنہ اتنے تو مراسم تھے کہ آتے جاتے

کتنا آساں تھا ترے ہجر میں مرنا جاناں
پھر بھی اک عمر لگی جان سے جاتے جاتے

سرگرمی



فیض احمد فیض، ناصر کاظمی اور احمد فراز کی غزلیات میں سے پانچ پانچ اپنے پسندیدہ اشعار لکھیں اور باقی طلبہ ساتھیوں کو سنائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

• طلبہ کو قیام پاکستان کے بعد مزاحمتی ادب بالخصوص اردو شاعری کے حوالے سے، آگاہ کریں تاکہ طلبہ فیض احمد فیض اور احمد فراز کی شاعری میں موجود بین السطور موضوعات کی تفہیم کر سکیں اور اُن پر اپنی ذہنی سطح کے مطابق تبصرہ کر سکیں۔

